بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگ اُحد میں آپؐ اکیلے رہ گئے اس میں یہی بھید تھا کہ آپؐ کی شجاعت لوگوں پر ظاہر ہو (حضرت مسیح موعودؑ)

غزوۂ احد کے حالات وواقعات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29/دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج بھی جنگ اُحد کی کچھ مزید تفصیلات بیان کروں گا۔ جیسا کہ ذکر ہوا تھا درّہ خالی کرنے کی وجہ سے کفار نے پیچھے سے حملہ کیا اور جنگ کا پانسہ پلٹا۔ دشمن کا حملہ انتہائی خوفناک تھا۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی، جرأت اور بہادری کے نمونے کے بارے میں لکھا ہے کہ جب لڑائی کا پانسا پلٹنے کے بعد صحابہ بدحواسی میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور افراتفری کا شکار ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس افراتفری اور اپنے چاروں طرف دشمنوں کے جمگھٹے کے باوجود اپنی جگہ ثابت قدم رہے۔ صحابہؓ کو گھبراہٹ میں ادھر اُدھر بھاگتے دیکھ کر اُنہیں پکارتے ہوئے فرماتے جاتے تھے اے فلاں! میری طرف آؤ، اے فلاں! میری طرف آؤ، میں خدا کا رسولؐ ہوں جبکہ ہر طرف سے آپؐ پر تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ بلند آواز میں فرما رہے تھے کہ

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكْ

میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں میں عواتک یعنی عاتکاؤں کا بیٹا ہوں۔

عام طور پر یہ ہے کہ یہ کلمات آپؐ نے غزوہ حنین میں فرمائے تھے لیکن بہرحال بعید نہیں کہ یہی کلمات آپؐ نے اُحد میں بھی فرمائے ہوں۔ عواتک عاتکہ کی جمع ہے اور عاتکہ نام کی ایک سے زائد خواتین تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نانیاں اور دادیاں تھیں۔

اس واقعے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ جب عبد اللہ بن جبیرؓ کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے تو انہوں نے اپنے امیر عبد اللہؓ سے کہا کہ ہم کو اجازت دیں کہ ہم بھی لشکر کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ عبد اللہؓ نے انہیں روکا لیکن یہ لوگ یہ کہتے ہوئے نیچے اتر گئے کہ رسول اللہ ﷺ کا صرف یہ مطلب تھا کہ جب تک پورا اطمینان نہ ہو تو درّہ خالی نہ چھوڑا جاوے۔ خالد بن ولید نے درّہ کی طرف میدان صاف پایا جس پر اُس نے اپنے سواروں اور عکرمہ بن ابو جہل کے دستے کو ساتھ لے کر عبد اللہ بن جبیرؓ اور اُن کے چند ساتھیوں کو آن کی آن میں شہید کر کے اسلامی لشکر کے عقب میں اچانک حملہ کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے جو ایک بلند جگہ پر کھڑے یہ سب نظارہ دیکھ رہے تھے مسلمانوں کو آواز پر آواز دی مگر اس شور شرابے میں آپؐ کی آواز دب کر رہ جاتی تھی۔

مسلمان اس ناگہانی حملے سے گھبرا گئے حتیٰ کہ اس بدحواسی میں ایک دوسرے پر وار کرنے لگ گئے اور اپنے پرائے میں امتیاز نہ رہا۔ حذیفہؓ کے والد یمان کو بھی غلطی سے شہید کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں مسلمانوں کی طرف سے یمان کا خون بہا ادا کرنا چاہا مگر حذیفہؓ نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اپنے باپ کا خون مسلمانوں کو معاف کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سورۃ النور کی آیت ۶۴ کی تفسیر میں اس بابت فرماتے ہیں کہ جو لوگ اس رسولؐ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُنہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہیں اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے۔ چنانچہ دیکھ لو کہ جنگ اُحد میں اسی حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے اسلامی لشکر کو کتنا نقصان پہنچا۔ کفار پر فتح کے بعد ایک عارضی شکست کا چرکہ اس لیے لگا کہ چند آدمیوں نے آپؐ کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی تھی اور آپؐ کی ہدایت کے بر خلاف اپنے اجتہاد سے کام لینا شروع کر دیا تھا۔

اگر وہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اسی طرح چلتے جس طرح نبض حرکت قلب کے پیچھے چلتی ہے، اگر وہ سمجھتے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے حکم کے نتیجے میں اگر ساری دنیا کو بھی اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں کہ وہ ایک بے حقیقت شے ہے، اگر وہ ذاتی اجتہاد سے کام لے کر اس پہاڑی درّے کو نہ چھوڑتے تو نہ دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع ملتا اور نہ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کو کوئی نقصان پہنچتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے حکم عدولی کی تو نقصان اُٹھایا یہ اُس کا نتیجہ تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے سورت کوثر کی تفسیر میں بھی اس واقعہ کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ثابت قدمی کے بارے میں مقداد بن عمروؓ نے اُحد کے دن کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! مشرکین نے قتل کیا اور رسول اللہ ﷺ کو بہت زخم پہنچائے۔ سن لو اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! آپؐ ایک بالشت بھی پیچھے نہیں ہٹے اور وہ دشمن کے مدمقابل رہے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ ثابت قدم رہے اور دشمن کے دُوبدو مقابلہ کرتے رہے اور اپنی کمان سے اُن پر تِیر برساتے رہے یہاں تک کہ تیر ختم ہو گئے تو کمان قتادہ بن نعمانؓ نے لے لی اور وہ کمان ہمیشہ ان کے پاس رہی۔

نافع بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے مہاجرین میں سے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اُحد میں ہر جانب سے تِیر آرہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان میں ہیں سارے تِیر آپؐ سے دُور ہو جاتے تھے۔ عبداللہ بن شہاب زہری نے کہا کہ آپؐ ہم سے محفوظ کر دیے گئے۔ اللہ کی قسم! ہم چار لوگ مکہ سے نکلے تھے اور اُن کے قتل پر عہد و پیمان کیے لیکن ہم اُن تک نہیں پہنچ سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے۔ ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکلیفات میں گزری۔ جنگ اُحد میں آپ اکیلے ہی تھے۔ ایسے دشمن میں گھرے ہوئے تھے تب بھی آپ نے یہ نہیں چھپایا کہ مَیں نہیں ہوں بلکہ اعلان کر دیا، پتا لگ گیا لوگوں کو۔ جنگ اُحد میں آپؐ اکیلے رہ گئے اس میں یہی بھید تھا کہ آپؐ کی شجاعت لوگوں پر ظاہر ہو جبکہ آپؐ دس ہزار کے مقابلے میں اکیلے کھڑے ہو گئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسولؐ ہوں۔ ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقع نہیں ملا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اُحد میں تو تین ہزار کی تعداد تھی کیونکہ لکھنے والے نے لکھا ہے ہو سکتا ہے کہ آپؑ نے دو جنگوں کا ذکر کیا ہو۔ جنگ احزاب میں بھی دس ہزار کفار تھے اور دوسری جگہوں میں بھی دشمنوں کی کافی تعداد تھی تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپؐ کی بہادری اور آپؐ کا نمونہ ثابت فرما رہے ہیں کہ کفار کے سامنے بھی آپؐ اکیلے کھڑے ہو گئے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شے میں چاہے طاقت بھر دے۔ پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار میں بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر تو اپنی جانیں دے دیں۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہے؟ اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان میں قدم رکھ کر پھر پیچھے نہیں ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے یعنی جو دعویٰ کیا ہے تو دعوے پر قائم رہتے ہیں۔

جنگ اُحد کے واقعہ کی نسبت لوگوں نے تاویلیں کی ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اُس وقت جلالی تجلّی تھی اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی۔ اس لیے آپؐ وہاں ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اکھڑ گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جیسے اس صدق وصفا کی نظیر نہیں ملتی جو آپ کو خدا سے تھا ایسا ہی اِن الٰہی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی جو آپؐ کے شامل حال تھیں۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں بعض مرحومین کا ذکر خیر فرمایا۔

سب سے پہلے ایک دیرینہ خادم و مبلغ سلسلہ مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب انچارج ٹرکش ڈیسک کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا جنازہ کل پڑھادیا تھا آج ان کے بارے میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ قابل، لائق، سادہ اور وفادار واقف زندگی تھے۔ جرمنی اور برطانیہ میں آپ کو خدمات کی توفیق ملی۔ ۲۰۰۲ء میں ترکی میں آپ کو دو ساتھیوں کے ساتھ تبلیغ کے جرم میں ساڑھے چار ماہ کی اسیری کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

حضور انور نے دیگر تین مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ ان میں مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے ۱۰۶/ سال کی عمر پائی۔ بڑے پیار اور محبت کرنے والے تھے۔ مَیں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں۔ ان کی سختی میں ہمدردی اور اصلاح کی غرض ہوتی تھی۔

پھر گھانا کے یوسف اجارے صاحب کا ذکر فرمایا کہ بڑے مخلص احمدی دوست تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے اور خدمات کی توفیق پائی۔

پھر الحاج عثمان بن آدم صاحب کا ذکر فرمایا۔ مرحوم وصیت کے نظام سے منسلک تھے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ حج کی سعادت بھی پائی اور قرآن کریم کے فانٹی زبان کے ترجمہ میں بھی ان کا بڑا کردار ہے۔

حضور انور نے مرحومین کو مغفرت کی دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ،
عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔